



Al-Qawārīr - Vol: 05, Issue: 04,
Jul - Sep 2024

OPEN ACCESS

Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

قرآن میں تذکرۃ النساء: سوانحی پس منظر اور عصری اطلاق و تطبیق پر تحقیقی مطالعہ

The Portrayal of Women in the Qur'an: A Research Study on Biographical Context and Contemporary Application

Dr. Hafiz Zahid Farooq

Lecturer, Department of Islamic studies, University of Kamalia, Pakistan.

Hafiz Abu Bakar Idrees

MPhil Scholar, Institute of Islamic Studies,
University of the Punjab, Lahore, Pakistan.

Hafiza Ambreen Fatima

PhD Scholar, Department of Islamic Studies,
Green International University, Lahore, Pakistan.

ABSTRACT

This research explores the Qur'anic portrayal of women through a detailed study of their biographical references and the moral, spiritual, and intellectual roles assigned to them in the sacred text. Rather than depicting women through a gendered or patriarchal lens, the Qur'an presents them as moral agents and spiritual exemplars, using their stories as vehicles of guidance, warning, and ethical reflection. The study analyzes the nature, style, and context of female mentions in the Qur'an and evaluates their relevance to modern challenges facing Muslim women today—particularly in areas such as education, leadership, gender equity, and identity. By employing classical and contemporary exegetical methods, this research highlights the Qur'an's timeless framework for understanding the role of women and its potential to inform current discourse on Islamic feminism and women's rights. The study concludes that the Qur'anic narrative of women provides not only spiritual insight but also practical models of dignity, resilience, and empowerment in contemporary Muslim society.

Keywords: Qur'an, women, biography, tafsir, gender, Islamic feminism, contemporary application

تعارف موضوع

قرآن مجید میں تذکرہ النساء ایک فکری، اخلاقی اور تربیتی حقیقت کے طور پر نمایاں ہوتا ہے، جو محض تاریخی یا روایتی بیانات نہیں بلکہ نسوانی کرداروں کی روشنی میں انسانیت کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس تحقیقی مطالعے کا بنیادی مقصد قرآن میں مذکور خواتین کے تذکروں کا سوانحی، فکری، اخلاقی اور عصری تناظر میں جائزہ لینا ہے تاکہ یہ واضح کیا جاسکے کہ قرآن عورت کو کس



حیثیت سے دیکھتا ہے، اور اس کی تعلیمات عصر حاضر کی نسوانی بحثوں میں کس طرح رہنمائی فراہم کر سکتی ہیں۔ تحقیق کا بنیادی سوال یہ ہے کہ قرآنی نسوانی تذکرہ صرف ماضی کا بیانیہ ہے یا آج کے سماجی و فکری چیلنجز کے لیے عملی رہنما؟ اس مقصد کے لیے تفسیری، حدیثی، تاریخی اور معاصر فکری مصادر سے استفادہ کرتے ہوئے، معیاری تجزیاتی طریقہ کار اپنایا گیا ہے تاکہ تفسیر بالماثور، تفسیر بالرأے اور جدید تعبیرات کے مابین قرآنی تذکرہ النساء کا جامع اور متوازن فہم حاصل کیا جاسکے۔

مبحث اول: قرآن کریم میں تذکرہ النساء - اجمالی جائزہ

قرآن کریم میں انسانی تاریخ کے اہم ترین کرداروں کا تذکرہ نہایت جامع اور معنی خیز انداز میں ملتا ہے۔ ان میں جہاں مرد شخصیات کا ذکر موجود ہے، وہیں خواتین کے کردار بھی قرآن کے بیانیے میں نہ صرف شامل ہیں بلکہ بعض مقامات پر ان کا تذکرہ مردوں سے بھی زیادہ مؤثر اور عبرت انگیز انداز میں سامنے آتا ہے۔ قرآن کا اسلوب غیر جانب دار، غیر جنس پرست اور خالصتاً ہدایت پر مبنی ہے، اس میں کسی کردار کے ذکر کی بنیاد اس کے تقویٰ، ایمان یا کفر، اطاعت یا سرکشی پر ہے، نہ کہ اس کی صنفی حیثیت پر۔ قرآن میں خواتین کا ذکر کبھی عبرت کے لیے، کبھی نمونہ عمل کے طور پر اور کبھی کسی مخصوص سیاق میں واقعہ یا خطاب کے ضمن میں آتا ہے۔

قرآن کریم میں جن خواتین کا ذکر آیا ہے، ان کی تعداد بیس سے زائد ہے، تاہم ان میں سے صرف ایک، مریم بنت عمران، کو نام لے کر یاد کیا گیا ہے، باقی خواتین کو اکثر "امرأة" (بیوی) یا "ام" (ماں) کے عمومی الفاظ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

قرآن میں مذکور خواتین کی فہرست

قرآن کریم میں جن خواتین کا واضح یا ضمنی تذکرہ ہوا، ان میں نمایاں ترین درج ذیل ہیں:

1. حضرت حوا (زوجہ آدم)
2. حضرت سارہ (زوجہ ابراہیم)
3. حضرت ہاجرہ (والدہ اسماعیل، بلا نام ذکر)
4. حضرت لوط کی بیوی
5. حضرت نوح کی بیوی
6. حضرت آسیہ (زوجہ فرعون)
7. حضرت مریم بنت عمران

8. ملکہ سبا (بلیس)

9. ابو لہب کی بیوی

10. قریشی خواتین (سورۃ النور، سورۃ الاحزاب میں اجتماعی احکام کے تحت)

ان خواتین کے تذکرے کی نوعیت: اجمال و تفصیل

قرآن بعض خواتین کو اختصار سے ذکر کرتا ہے اور بعض کا تفصیلی تذکرہ کرتا ہے۔ مثلاً حضرت مریمؑ کا ذکر متعدد بار آیا اور ان کی ولادت، پرورش، عفت، معجزاتی حمل اور عیسیٰؑ کی پیدائش تک کے مراحل بیان کیے گئے:

إِذْ قَالَتْ الْمَلَأْتُكَ يَمْرِيْمُ إِنَّ اللَّهَ آصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَأَصْطَفَاكِ عَلَي نِسَاءِ
الْعَالَمِيْنَ¹

"جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! بے شک اللہ نے تمہیں چن لیا، اور تمہیں پاکیزہ بنایا، اور تمہیں تمام جہانوں کی عورتوں پر فضیلت دی۔"

یہ آیت حضرت مریمؑ کی عظمت، طہارت اور منصب کو بیان کرتی ہے جو کسی بھی مرد یا عورت کے لیے قرآن میں ایک اعزاز کی صورت ہے۔

ان تذکروں کی تعداد، انداز اور اسلوب

قرآن کریم میں تقریباً 24 خواتین کا ذکر ہے، جن میں 18 کا ذکر واضح طور پر (نام یا صفات کے ساتھ) اور باقی کا ضمنی طور پر ہوا ہے۔ ان کے تذکرے میں قرآن کا اسلوب:

• بیانی (narrative)

• تمثیلی (exemplary)

• اخلاقی (moral)

• عقیدتی (doctrinal)

• اور قانونی (legal) ہے۔

مثال کے طور پر حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی بیویوں کو ایک تنبیہ کے طور پر ذکر کیا گیا:

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوْحٍ وَّامْرَأَتَ لُوْطٍ²

"اللہ نے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے کفر کیا، نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کی مثال بیان کی۔"

**The Portrayal of Women in the Qur'an: A Research Study on Biographical
Context and Contemporary Application**

یہاں دونوں خواتین کو "کافر" کی بیوی ہوتے ہوئے بھی نجات سے محروم قرار دیا گیا، جو یہ بتاتا ہے کہ انفرادی ایمان اور عمل کی اہمیت نسب و تعلق پر فوقیت رکھتی ہے۔

نسوانی کردار کا اسلوبِ قرآنی میں ظہور

قرآن میں نسوانی کرداروں کو محض جذباتی، کمزور یا تابع دکھانے کی بجائے مکمل شعور، ارادہ، اخلاقی قوت اور قیادت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ حضرت آسیہؑ کافر عیون جیسے جابر شوہر سے علیحدہ ایمان رکھنا، ان کا جنت کی دعا کرنا، ایک مضبوط نسوانی کردار کی علامت ہے:

وَصَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ ءَامَنُوا أَمْرَاتٍ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا
فِي الْجَنَّةِ...

"اور اللہ نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کی، جب اس نے کہا: اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا دے..."

یہ دعا اور اس میں عزم، ایمان اور قربانی کا پیغام خواتین کے لیے ایک روحانی آئیڈیل مہیا کرتا ہے۔

مستند اقوال اور علمی توثیق

مشہور مفسر امام رازی فرماتے ہیں:

"ذِكْرُ النِّسَاءِ فِي الْقُرْآنِ لَيْسَ بِمَحْضِ الْعِبْرَةِ، بَلْ فِيهِ تَعْلِيمٌ وَ تَرْبِيَةٌ وَ رَمْزٌ
لِصِرَاعِ الْخَيْرِ وَ الشَّرِّ الَّذِي يَتَجَاوَزُ الْجِنْسَ"³.

یعنی: "قرآن میں خواتین کا ذکر محض عبرت کے لیے نہیں، بلکہ تعلیم، تربیت اور خیر و شر کی جدوجہد کا استعارہ ہے جو جنس سے بالاتر ہے۔"

معاصر اسکالر Amina Wadud لکھتی ہیں:

*"The Qur'an's depiction of women varies in form and function, but
always reflects a deep moral and spiritual capacity rather than any
fixed social role."*⁴

"قرآن میں خواتین کی تصویر کشی مختلف انداز اور افعال میں ملتی ہے، لیکن ہمیشہ گہری اخلاقی اور روحانی صلاحیت کی عکاس ہوتی ہے، نہ کہ کسی طے شدہ معاشرتی کردار کی۔"

مبحث دوم: تذکرہ النساء کا تاریخی و سوانحی پس منظر

قرآن کریم میں تذکرہ النساء کا تاریخی و سوانحی پس منظر دراصل ایک ایسا زاویہ مطالعہ ہے جس سے نہ صرف ان خواتین کے حقیقی مقام و مرتبہ کا تعین ہوتا ہے بلکہ قرآنی پیغام کے اسالیب، رموز اور علامتی جہات بھی کھل کر سامنے آتی ہیں۔ ان خواتین کا تعلق یا تو انبیاء کے خاندان سے ہے یا اہم تاریخی و تہذیبی تناظرات میں ان کا کردار نمایاں رہا۔ قرآن نے ان کے تذکرے کو محض ایک واقعہ کے بیان کے طور پر پیش نہیں کیا بلکہ ہر عورت کا ذکر ایک مخصوص اخلاقی، روحانی یا عمرانی پیغام کے ساتھ مربوط ہے۔ مفسرین، محدثین اور مورخین نے ان تذکروں کی تعبیر و تفہیم میں جو بصیرت بخشی ہے، وہ اسلامی فکر کی گہرائی کی مظہر ہے۔

حضرت حوا (علیہا السلام)

حضرت حوا کا قرآن میں براہ راست نام نہیں آیا، تاہم ان کے تذکرے کی تفصیل حضرت آدم کے قصے کے سیاق میں آتی ہے:

فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ⁵

"تو شیطان نے ان دونوں کو اس (جنت) سے پھسلا دیا اور ان کو اس مقام سے نکلوا دیا جہاں وہ تھے۔"

یہاں "ہما" (ان دونوں) کا صیغہ حضرت آدم اور حضرت حوا دونوں کو شامل کرتا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن الزام کو صرف عورت یا حوا پر نہیں ڈالتا جیسا کہ بائبل میں آتا ہے۔

امام طبری لکھتے ہیں:

"لَمْ يُسَمَّ اللَّهُ حَوَاءَ فِي الْقُرْآنِ، لَكِنِ السُّنَّةُ وَ آثَارُ السَّلَفِ تُثَبِّتُهَا زَوْجَ آدَمَ، وَ فِي

ذَلِكَ حِكْمَةٌ مِنْ تَجَرُّدِ الْقُرْآنِ مِنَ الْأَسَاطِيرِ وَ التَّعْيِينِ النَّسَبِيِّ⁶."

حضرت سارہ و ہاجرہ (علیہما السلام)

حضرت سارہ اور حضرت ہاجرہ کا نام قرآن میں صراحتاً نہیں آیا، مگر حضرت ابراہیمؑ کی زوجہ کے ذکر کے ضمن میں دونوں کا تذکرہ تفسیری لٹریچر میں بار بار آیا ہے:

فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِنْ وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ⁷

"تو ہم نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی، اور اسحاق کے بعد یعقوب کی بھی۔"

یہ بشارت حضرت سارہ کو دی گئی تھی، جو بوڑھی ہو چکی تھیں۔ امام قرطبی نے اس واقعے کو سارہ کی کرامت، صبر اور تقویٰ کا نتیجہ

قرار دیا ہے۔⁸

حضرت ہاجرہ کا ذکر اگرچہ نام کے بغیر ہے، لیکن حضرت اسماعیلؑ اور ان کے "وَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ" میں قیام کی آیات اسی واقعے کی طرف اشارہ کرتی ہیں⁹

حضرت آسیہ بنت مزاحم (رضی اللہ عنہا)

حضرت آسیہ کا قرآن میں ذکر بطور "امرأة فرعون" آیا ہے:

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَاتٍ فِرْعَوْنَ¹⁰ ...

"اور اللہ نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال دی..."

مفسرین کے مطابق یہ حضرت آسیہ بنت مزاحم تھیں جنہوں نے حضرت موسیٰؑ پر ایمان لاکر ایذا برداشت کی۔ امام سیوطی لکھتے ہیں:

"قِيلَ اسْمُهَا آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ، وَ كَانَتْ مِنْ أَفْضَلِ النِّسَاءِ، وَ ضَرَبَهَا اللَّهُ مَثَلًا فِي الثَّبَاتِ وَ الْإِيمَانِ¹¹."

حضرت مریم بنت عمران (علیہا السلام)

حضرت مریمؑ وہ واحد خاتون ہیں جن کا نام قرآن میں 24 مرتبہ آیا۔ ان کی ولادت، پرورش، عفت، اور حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کے تمام مراحل تفصیل سے بیان کیے گئے:

وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَأُكَةُ يَمْرَيْمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ¹² ...

ان کے کردار پر تبصرہ کرتے ہوئے Imam Fakhr al-Dīn al-Rāzī لکھتے ہیں:

"ذِكْرُ مَرْيَمَ فِي الْقُرْآنِ لَيْسَ فَقَطْ لِإثْبَاتِ مَعْجَزَةِ الْمَسِيحِ، بَلْ لِتَقْدِيمِ مِثَالٍ نِسَائِيٍّ فِي الطَّهْرِ وَ التَّوْحِيدِ وَ الْقُوَّةِ الرُّوحِيَّةِ¹³."

دیگر خواتین: ملکہ سبا، زوجہ کوط، زوجہ نوح، قریشی خواتین

ملکہ سبا کا تذکرہ سورۃ النمل میں آیا ہے، جو ایک صاحب حکمت اور باوقار حکمران کے طور پر پیش کی گئی ہیں:

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّ إِلَهِي كَيْتَبُ كَرِيمٌ¹⁴

زوجہ کوط اور زوجہ نوح کے بارے میں قرآن کہتا ہے:

كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا¹⁵

"وہ دونوں ہمارے دونیک بندوں کے نکاح میں تھیں، مگر انہوں نے خیانت کی۔"

یہاں خیانت کا مطلب اخلاقی یا عقیدتی بے وفائی ہے، نہ کہ ازدواجی خیانت۔

قریشی خواتین کا تذکرہ بطور مخاطب سورۃ الأحزاب اور سورۃ النور میں آیا ہے، مثلاً:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لَسْنَا مِنْ اَللِّسَاءِ ۗ۱۶ ...

مفسرین، محدثین، اور مورخین کا کردار

• مفسرین نے ان آیات کے تحت روایات، اسرار اور اخلاقی پہلوؤں کو اجاگر کیا۔

• محدثین نے ان خواتین کی احادیث میں فضیلت، دعا، ایمان، اور کردار کے پہلوؤں پر مباحث کیے۔

• مورخین نے ان کی تاریخ، نسب، مقام، اور تہذیبی اثرات کو ضبط کیا، جیسے ابن اسحاق، الواقدی، اور طبری نے۔

مثال کے طور پر:

"كَانَتْ مَرْيَمُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَ أُمُّهَا حَنَّةُ بِنْتُ فَاقُودَ، وَ هِيَ أُخْتُ امْرَأَةٍ
زَكَرِيَّا ۗ۱۷"

مبحث سوم: قرآنی تذکرہ النساء کا اخلاقی، تربیتی اور فکری پہلو

قرآن مجید میں خواتین کے تذکرے محض تاریخی واقعات کی تفصیل یا بیانیہ رنگ میں پیش کردہ واقعات نہیں، بلکہ ان کے اندر گہری اخلاقی، تربیتی اور فکری جہات موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں خواتین کے کردار کو مثبت و منفی دونوں انداز میں پیش کیا ہے تاکہ قاری کو کردار سازی، اخلاقی انتخاب اور روحانی تربیت کے حوالے سے رہنمائی حاصل ہو۔ ان کرداروں میں صبر، تقویٰ، ایثار، علم، وفا، قیادت اور اخلاص جیسے اوصاف نمایاں طور پر جھلکتے ہیں۔ اسی طرح بعض خواتین کے منفی کردار کو بھی بطور تنبیہ اور اصلاح کے پیش کیا گیا ہے تاکہ انسان عبرت حاصل کرے۔

خواتین کی کردار سازی: مثبت و منفی نمونے

قرآن میں خواتین کو کبھی اسوہ حسنہ کے طور پر پیش کیا گیا اور کبھی عبرت کا نشان۔ حضرت مریمؑ، حضرت آسیہؑ اور ملکہ سبا جیسی خواتین مثبت کردار کی مثالیں ہیں، جبکہ نوحؑ اور لوطؑ کی بیویاں، اور ابولہب کی بیوی منفی نمونہ عمل ہیں۔

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَيْنَا فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُوحِنَا ۗ۱۸

"اور عمران کی بیٹی مریم، جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی، پس ہم نے اس میں اپنی روح سے پھونکا۔"

یہاں عصمت، اخلاص اور تقویٰ کو اعلیٰ درجے پر بیان کیا گیا ہے۔

بالمقابل:

وَأَمْرَاتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ¹⁹

"اور اس کی بیوی (ابولہب کی)، جو ایندھن اٹھانے والی تھی۔"

یہاں عورت کی کردار کشی منفی انداز میں ہوئی ہے، جو تکبر، ایذا رسانی اور شہر پسندی کی علامت ہے۔

تقویٰ، صبر، علم، ایثار، اور قیادت کے نسوانی مظاہر

قرآن میں ایسی خواتین کی متعدد مثالیں ملتی ہیں جنہوں نے صبر، تقویٰ اور فہم و فراست کا عملی مظاہرہ کیا۔

تقویٰ اور صبر

حضرت آسیہؓ نے فرعون کے ظلم کے باوجود توحید پر استقامت اختیار کی:

رَبِّ آئِنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ²⁰...

"اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا دے..."

امام ابن کثیر نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا:

"كانت مؤمنة كاملة، صابرة على الأذى، و مضت على التوحيد حتى قتلت."

21

علم اور قیادت

ملکہ سبا کے قصے میں اس کی سیاسی بصیرت، حکمت اور نرمی واضح ہے:

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي أَمْرِي مَا كُنْتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّى تَشْهَدُونِ

"اس نے کہا: اے اہل دربار! میرے معاملے میں مجھے مشورہ دو، میں کوئی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم

موجود نہ ہو۔"

Fazlur Rahman اس مقام پر لکھتے ہیں:

"The Queen of Sheba demonstrates consultative leadership, diplomatic intelligence, and the willingness to yield to divine truth."²²

"ملکہ سبا مشاورتی قیادت، سفارتی ذہانت، اور الہی سچائی کے سامنے جھکنے کی آمادگی کا مظہر ہے۔"

منفی کرداروں کی قرآن میں مذمت: عبرت و اصلاح کا پہلو

قرآن میں کچھ خواتین کے منفی کردار کو نشانِ عبرت کے طور پر بیان کیا گیا ہے:

كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ... فَخَانَتَاهُمَا²³

نوح اور لوط کی بیویوں نے نبوت کے ماحول میں رہتے ہوئے بھی کفر کا راستہ اپنایا۔ یہاں "خیانت" کا مطلب اخلاقی یا ایمانی خیانت ہے، نہ کہ ازدواجی۔

Al-Qurṭubī نے لکھا:

"وَلَيْسَتْ الْخِيَانَةُ فِي الْفُرُوشِ، وَ إِنَّمَا فِي الْعَقِيدَةِ، وَ هَذَا دَلِيلٌ أَنْ صُحْبَةَ الصَّالِحِينَ لَا تَنْفَعُ مَعَ خِيَانَةِ الْإِيمَانِ"²⁴ .

نسوانی کرداروں کی مثالوں کے ذریعے عمومی اخلاقی تعلیمات

قرآنی اسلوب میں خواتین کے تذکروں سے درج ذیل اخلاقی اصول اخذ ہوتے ہیں:

• عمل کی بنیاد پر مقام کا تعین، نہ کہ صنف پر

• ایمان، عفت اور اخلاص کو اعلیٰ روحانی اقدار کے طور پر پیش کرنا

• عبرت و نصیحت کے لیے منفی کرداروں کا بیان

• عقیدے، نیت، اور اخلاقی بصیرت کو مرکزی مقام دینا

Amina Wadud اس پہلو پر تبصرہ کرتی ہیں:

"The Qur'anic narratives of women are not to reinforce gender stereotypes but to exemplify universal moral principles."²⁵

"قرآنی بیانات میں خواتین کا تذکرہ صنفی دقیانوسی خیالات کو مضبوط کرنے کے لیے نہیں، بلکہ اخلاقی اصولوں کو عالمگیر مثالوں کی صورت میں پیش کرنے کے لیے ہے۔"

مبحث چہارم: عصری اطلاق و تطبیق: تذکرہ النساء کا جدید سیاق میں مفہوم

قرآن کریم میں تذکرہ النساء ایک ایسا فکری و اخلاقی ذخیرہ ہے جو عصر حاضر کے سماجی، فکری اور تہذیبی بحران میں مسلم خواتین کے لیے ایک واضح رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ جدید دنیا میں عورت کی تعلیم، قیادت، مساوات، خود مختاری، اور سماجی کردار کے موضوعات نہایت حساس اور متنازع ہو چکے ہیں، جہاں ایک طرف مغرب کی نسوانی تحریکیں (Feminist Movements) صنفی مساوات کی آڑ میں عورت کو اس کی فطری ساخت اور روحانی مقصد سے کاٹ رہی ہیں، وہیں مسلم دنیا میں بھی کبھی غیر ضروری جبر اور کبھی غیر فطری آزادی کے بیچ توازن گم ہوتا جا رہا ہے۔ ایسے میں قرآن میں مذکور خواتین کے کردار، اسلوب زندگی، اور ایمانی شعور سے رہنمائی لینا انتہائی اہم اور ناگزیر ہو چکا ہے۔

خواتین کی تعلیم، قیادت اور معاشرتی کردار کی قرآنی بنیاد

قرآن کریم خواتین کی تعلیم اور فہم و فراست کو محض ایک حق کے طور پر نہیں، بلکہ ایک اخلاقی و روحانی فرض کے طور پر پیش کرتا ہے۔ حضرت مریم کی عبادت، حضرت آسیہؓ کی سیاسی بصیرت، اور ملکہ سبا کی حکمت عملی، ان تمام کرداروں میں قیادت، مشورہ، فہم اور علم کی اعلیٰ مثالیں موجود ہیں۔

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي أَمْرِي ²⁶ ...

"اس (ملکہ) نے کہا: اے دربار والو! میرے معاملے میں مجھے مشورہ دو" ...

یہاں ایک عورت کا حکمت پر مبنی مشاورتی اور سیاسی کردار قرآن میں ایک مثبت زاویے سے پیش کیا گیا ہے۔

Fazlur Rahman لکھتے ہیں:

*"The Qur'anic presentation of women as intelligent, decisive and spiritually advanced individuals supports the moral imperative of their education and public participation."*²⁷

"قرآن میں خواتین کو باشعور، فیصلہ کن اور روحانی طور پر بلند شخصیتوں کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جو ان کی تعلیم اور معاشرتی شرکت کو ایک اخلاقی تقاضا بنا دیتا ہے۔"

تذکرہ النساء کی روشنی میں مسلم خواتین کے مسائل کا حل

آج کی مسلم عورت جس دور ہے پر کھڑی ہے، وہ مذہبی بد فہمی اور مغربی فکر کی افراط کے درمیان پھنس گئی ہے۔ قرآن میں تذکرہ النساء، جیسے حضرت مریم کی عفت، حضرت آسیہؓ کا استقلال، اور قریشی خواتین کی اخلاقی تربیت سے واضح ہوتا ہے کہ عورت کی اصل حفاظت تعلیم، ایمان، اور عدل میں ہے نہ کہ پردے یا آزادی کے سیاسی نعروں میں۔

امام رازی لکھتے ہیں:

"لَا تُكْرَمُ الْمَرْأَةُ فِي الْقُرْآنِ لِجَنَسِهَا، بَلْ لِتَقْوَاهَا وَ عَمَلِهَا، وَ هَذَا تَقْدِيمٌ لِلْمَعْنَى عَلَى الْجِنْسِ ²⁸."

"قرآن میں عورت کو اس کے جنس کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کے تقویٰ اور عمل کی بنیاد پر مقام دیا گیا ہے، جو معنوی برتری کو صنفی برتری پر مقدم کرتا ہے۔"

نسوانی خود مختاری، مساوات، اور خاندان کا قرآنی تصور

قرآن مساوات (Equality) سے زیادہ عدل (Justice) کو مقدم کرتا ہے۔ مرد اور عورت کی تخلیق بیک وقت، ایک ہی جوہر سے ہوئی:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ...²⁹

یہ آیت انسانی وحدت اور اخلاقی برابری کی بنیاد مہیا کرتی ہے۔ قرآن میں عورت کو فکری، معاشرتی اور روحانی خود مختاری دی گئی، جیسا کہ حضرت آسیہؑ نے اپنے کافر شوہر سے جدا ہو کر ایمان کا راستہ اپنایا۔ یہ اعتقادی خود مختاری کی اعلیٰ مثال ہے۔

Ziba Mir-Hosseini لکھتی ہیں:

"The Qur'an does not support patriarchy; rather, it offers a dynamic view of male-female relationships grounded in mutual responsibility and spiritual parity."³⁰

"قرآن پدیری نظام کی تائید نہیں کرتا بلکہ مرد و عورت کے درمیان باہمی ذمہ داری اور روحانی مساوات پر مبنی ایک متحرک تعلق کی تصویر پیش کرتا ہے۔"

جدید نسوانی تحریکات (Feminism) پر قرآنی زاویہ نگاہ

فیمینزم کی تحریک جس نے عورت کو سماجی انصاف کی طرف متوجہ کیا، وہ بعض مقامات پر حد سے گزر گئی۔ قرآن عورت کو مظلوم نہیں، مکرم مخلوق کے طور پر پیش کرتا ہے، جو اپنی فطرت، روحانیت، اور عزت کے ساتھ معاشرتی کردار ادا کر سکتی ہے۔

Amina Wadud کہتی ہیں:

"Islamic feminism rooted in the Qur'an is about justice, not imitation of male norms. It seeks a divine balance."³¹

"قرآن پر مبنی اسلامی فیمینزم انصاف پر قائم ہے، مردوں کی تقلید پر نہیں۔ یہ خدائی توازن کی تلاش ہے۔"

قرآن کا زاویہ نہ مغربی فیمینزم جیسا مطلق آزادی پسند ہے، نہ روایتی نظام کا بے لچک جبر، بلکہ وہ فطری، متوازن اور روحانی بنیادوں پر عورت کو معاشرتی شناخت دیتا ہے۔

قرآن کی رہنمائی میں عورت کا مقام: ماضی و حال کا تقابلی مطالعہ

قدیم اسلامی معاشروں میں عورت علم، حدیث، فتویٰ، طب، تجارت اور حتیٰ کہ جہاد میں بھی شریک تھی۔ حضرت عائشہؓ، ام سلمہؓ، شفاء بنت عبد اللہؓ، اور رباع بنت معوذہؓ اس کی مثالیں ہیں۔

موجودہ دور میں قرآن کی تعلیمات سے انحراف کے باعث:

• تعلیم و شعور کا فقدان

• معاشرتی ناہمواری

• ثقافتی جبر

• اور مغربی افکار کی تقلید جیسے مسائل نے جنم لیا۔

قرآن ہمیں یاد دلاتا ہے:

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ... وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ... أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا³²

یہ مساوات کی روحانی، اخلاقی اور ایمانی بنیاد ہے۔

مبحث پنجم: فکری و اصولی مباحث: قرآنی اسلوب اور نسوانی تذکرہ

قرآن کریم کا اسلوب فکری و اصولی اعتبار سے گہرے مباحث کو جنم دیتا ہے، خصوصاً جب ہم قرآن میں نسوانی تذکرے کو ایک تجزیاتی زاویے سے دیکھتے ہیں۔ یہ اسلوب نہ صرف معنوی گہرائی رکھتا ہے بلکہ اپنے لسانی و اخلاقی نظام میں صنفی تعصبات سے بالاتر ایک جامع انسانی تصور بھی پیش کرتا ہے۔ فہم نسوانیت کے حوالے سے معاصر دنیا میں جس قدر مغرب کے اثرات بڑھ رہے ہیں، اسی قدر قرآن کے اسلوب بیان، اصول تعبیر اور اس میں عورت کی حیثیت کو از سر نو فکری بنیادوں پر سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے لیے چند کلیدی مباحث درج ذیل ہیں:

قرآن کا غیر جنس پرست (Non-Gendered) اسلوب

قرآن کریم کا اسلوب صنف کی بنیاد پر تفریق نہیں کرتا بلکہ ایمان، تقویٰ، عمل صالح، اور اخلاقی صفات کو مرکز بناتا ہے۔ مرد اور عورت دونوں کو یکساں روحانی، اخلاقی اور انسانی حیثیت سے پیش کیا جاتا ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوَةً طَيِّبَةً³³

"جو شخص نیک عمل کرے، خواہ مرد ہو یا عورت، اور وہ مؤمن ہو، تو ہم اسے پاکیزہ زندگی عطا کریں گے۔"

یہاں "مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ" کی صراحت عورت کی شناخت کو صنفی تقاضے سے ہٹ کر روحانی مساوات پر استوار کرتی ہے۔

Asma Barlas کہتی ہیں:

"The Qur'an is anti-patriarchal not by privileging women but by deconstructing the very idea of gender hierarchy."³⁴

"قرآن پدري نظام کے خلاف اس لیے ہے کہ وہ عورت کو فوقیت نہیں دیتا بلکہ جنس پر مبنی درجہ بندی کے تصور ہی کو ختم کر دیتا ہے۔"

قرآن میں انسان کی بجائے "مومن" و "کافر" کی بنیاد پر شناخت

قرآن کریم میں انسانی شناخت کو مرد و عورت، نسل، قبیلہ، یارنگ کے بجائے عقیدے اور عمل کی بنیاد پر پرکھا گیا ہے۔ بنیادی تقسیم "مؤمن" اور "کافر" کے درمیان ہے، نہ کہ "مرد" اور "عورت" کے درمیان:

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتَقَنُّكُمْ³⁵

"تم میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔"

یہ تصور نہ صرف نسوانی شناخت کو اخلاقی بلندی عطا کرتا ہے بلکہ عورت کو اپنے ایمان و عمل کے ذریعے اعلیٰ مقام حاصل کرنے کا حقیقی اختیار دیتا ہے، جیسا کہ حضرت آسیہ، حضرت مریم اور دیگر مؤمنات کے تذکرے سے ظاہر ہے۔

نصوص کی تاویلات میں عصری حساسیت

قرآن کی نصوص میں عورت کے حوالے سے جو احکام و قصص آئے ہیں، ان کی تعبیر و تفسیر میں مفسرین نے بعض اوقات اپنے معاشرتی سیاق کا اثر قبول کیا ہے۔ اس پر جدید اصولیین و مفکرین نے توجہ دلائی ہے کہ بعض تفسیری آراء قرآن کی مقاصدی روح سے ہم آہنگ نہیں۔

Muḥammad al-Ṭāhir ibn ʿĀshūr نے لکھا:

"يَجِبُ أَنْ تُحْمَلَ آيَاتُ النِّسَاءِ فِي الْقُرْآنِ عَلَى مَقَاصِدِ الشَّرِيعَةِ وَ تَطَوُّرِ الْأَعْرَافِ فِي ضَوْءِ الْعَدْلِ"³⁶.

"قرآن کی نسوانی آیات کو شریعت کے مقاصد اور عرف کے ارتقاء کے تحت عدل کی روشنی میں سمجھنا لازم ہے۔"

یہ موقف اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ قرآن کی نسوانی تعبیرات میں جامد فقہی اسلوب کی بجائے مقاصدی بصیرت درکار ہے، تاکہ آج کی دنیا کے حساس سوالات کا معقول جواب دیا جاسکے۔

یہ اسلوب روایات، آثار صحابہ و تابعین اور حدیث سے اخذ شدہ تشریحات پر مشتمل ہوتا ہے۔ نسوانی تذکرے کے حوالے سے ابن عباسؓ، قتادہؓ، اور عکرمہؓ کی آراء نمایاں ہیں۔ یہ انداز نصوص کا محفوظ تاریخی سیاق مہیا کرتا ہے، لیکن بعض اوقات تاویلات میں محدود فہم بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اس میں مفسر عقل، اجتہاد اور سیاق و سباق کی روشنی میں آیات کی تعبیر کرتا ہے، جیسے امام

The Portrayal of Women in the Qur'an: A Research Study on Biographical Context and Contemporary Application

رازئی یا ابو حیان۔ یہ اسلوب وسیع فکری امکانات فراہم کرتا ہے لیکن کبھی کبھی ذاتی رائے غالب آجاتی ہے۔ معاصر مفسرین جیسے Amina Wadud, Fazlur Rahman, Muhammad Shahrūr وغیرہ نے قرآن کو لسانیاتی، اخلاقی اور مقاصدی اصولوں کی بنیاد پر عورت کی آزادی، مساوات، اور کردار پر دوبارہ غور و فکر کے لیے استعمال کیا ہے۔

Amina Wadud کے مطابق:

"A gender-inclusive hermeneutics of the Qur'an affirms moral agency for both sexes without privileging one."³⁷

"قرآن کی صنفی شمولیت پر مبنی تعبیر دونوں جنسوں کے لیے اخلاقی اختیار کی تصدیق کرتی ہے بغیر کسی کو فوقیت دیے۔"

قرآنی اسلوب نسوانی مباحث میں غیر صنفی انصاف، اخلاقی برابری اور روحانی توازن پر استوار ہے۔ اس کی تفسیر اور اطلاق میں عصری حساسیت، مقاصدی فکر، اور صنفی عدل کو مد نظر رکھنا ضروری ہے تاکہ قرآن کی ابدی ہدایت کو آج کے فکری بحران میں مؤثر انداز میں پیش کیا جاسکے۔

خلاصہ کلام

اس تحقیقی مطالعے سے چند اہم اور جامع نتائج اخذ کیے گئے ہیں جو قرآن کریم میں تذکرہ النساء کی فکری جہات، اخلاقی اسالیب اور عصری معنویت کو اجاگر کرتے ہیں۔ سب سے پہلا اور بنیادی نکتہ یہ ہے کہ قرآن کریم کا اسلوب صنفی تعصبات سے پاک ہے اور اس میں خواتین کا تذکرہ صرف صنفی شناخت کے طور پر نہیں بلکہ ایمانی، اخلاقی اور انسانی بنیادوں پر کیا گیا ہے۔ قرآن عورت اور مرد دونوں کو مساوی روحانی اہداف کا حامل قرار دیتا ہے، جیسے ایمان، عمل صالح، صبر اور تقویٰ۔ مزید برآں، قرآنی بیانیہ میں عورت کی شناخت محض "عورت" کی حیثیت سے نہیں بلکہ "مؤمنہ" یا "کافرہ" کے حوالے سے قائم کی گئی ہے۔ یہ امر قرآن کی ہمہ گیر انسانی فکر کو ظاہر کرتا ہے، جہاں فضیلت کی بنیاد جنس کے بجائے ایمان اور عمل پر رکھی گئی ہے۔ اسی اصول کے تحت، قرآن میں مذکور نسوانی کردار—خواہ مثبت ہوں یا منفی—اخلاقی تعلیمات، کردار سازی اور عبرت کے لیے بیان کیے گئے ہیں۔ حضرت مریمؑ، آسیہؑ، اور ملکہ سبا جیسے کردار مثالی ایمان، تقویٰ، فہم، قیادت اور خودداری کے مظاہر ہیں، جب کہ زوجہ نوح اور زوجہ لوط جیسے کردار اصلاحی تنبیہ کے لیے پیش کیے گئے ہیں۔ قرآن کی روشنی میں خواتین کا معاشرتی کردار محدود نہیں بلکہ بامقصد، فعال اور باوقار انداز میں بیان ہوا ہے۔ تعلیم، قیادت، مشورہ، فہم و شعور، اور صبر و استقامت جیسے میدانوں میں نسوانی نمونے قرآن میں نمایاں طور پر موجود ہیں۔ عصر حاضر کے نسوانی مباحث میں قرآن کا زاویہ نظر نہ صرف متوازن ہے بلکہ

فطری اور اخلاقی بھی ہے۔ یہ نہ تو مغربی فیمینزم کی طرح صنفی جنگ کو فروغ دیتا ہے اور نہ ہی پدر سری روایات کی اندھی تقلید کرتا ہے، بلکہ عورت کو ایک صاحب شعور اور مؤثر فاعل کے طور پر دیکھتا ہے۔ تفسیر بالماثور، تفسیر بالرأے اور جدید تفسیر کے درمیان قرآنی تذکرہ النساء کی تعبیر میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ جہاں کلاسیکی تفاسیر قرآن کے محفوظ مفاہیم کو پیش کرتی ہیں، وہیں جدید رجحانات عورت کے مقام کو نئے تناظر میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی بناء پر قرآنی تذکرہ النساء کو محض تاریخی بیانیہ نہیں بلکہ ایک مکمل اخلاقی، فکری اور اصلاحی نظام کی تشکیل کے طور پر دیکھنا چاہیے، جو ہر دور میں رہنمائی فراہم کرتا ہے، خصوصاً ایسے وقت میں جب عورت کی شناخت فکری چیلنجز کا شکار ہے۔ اس تحقیقی مطالعے کی روشنی میں درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں تاکہ قرآنی تذکرہ النساء کو نہ صرف فکری و اخلاقی سطح پر بلکہ تعلیمی، سماجی اور پالیسی کے میدان میں بھی مؤثر طور پر بروئے کار لایا جاسکے۔ سب سے پہلی سفارش یہ ہے کہ قرآنی مطالعہ میں نسوانی تذکرے کو نصابی و تحقیقی ترجیح دی جائے۔ مدارس، جامعات اور دینی اداروں میں "قرآن میں خواتین کا تذکرہ" کو باقاعدہ نصاب کا حصہ بنایا جائے تاکہ نئی نسل ان کے روحانی، اخلاقی اور فکری پہلوؤں سے واقف ہو۔ دوسری سفارش یہ ہے کہ قرآنی نسوانی کرداروں پر مستقل سوانحی، فکری اور اخلاقی مطالعات کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ حضرت مریمؑ، حضرت آسیہؑ، اور ملکہ سبا جیسے کرداروں پر انفرادی و تجزیاتی مقالات و کتب تیار کی جائیں تاکہ یہ شخصیات رول ماڈل کے طور پر سامنے آئیں۔ تیسری اہم سفارش یہ ہے کہ دینی و سماجی خطابات میں نسوانی تذکرے کو اصلاح معاشرہ کا مؤثر ذریعہ بنایا جائے اور موجودہ اخلاقی چیلنجز سے جوڑ کر پیش کیا جائے۔ چوتھی تجویز یہ ہے کہ موجودہ معاشرتی چیلنجز، جیسے مغربی فیمینزم، خاندانی انتشار، اور تعلیمی محرومی، کے حل کے لیے قرآنی رہنمائی سے استفادہ کیا جائے تاکہ نہ مغربی افراط ہو نہ مشرقی تفریط۔ پانچویں اہم نکتہ یہ ہے کہ قرآنی تفسیر اور علوم شرعیہ میں صنفی عدل کے اصول کو مرکزی حیثیت دی جائے اور تدریس قرآن میں ایسا فکری زاویہ اپنایا جائے جو عورت کی فطرت اور استعداد کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔ چھٹی سفارش یہ ہے کہ اسلامی یونیورسٹیوں اور تحقیقاتی اداروں میں "قرآنی تذکرہ النساء" پر تخصصات اور تحقیقی منصوبوں کا آغاز کیا جائے۔ اس ضمن میں بین الاقوامی سیمینارز، ورکشاپس، اور ڈاکٹریٹ سطح کے تحقیقی پروجیکٹس کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ ساتویں سفارش کے مطابق خواتین کو براہ راست قرآن فہمی، تدبر اور تحقیق کی طرف راغب کیا جائے تاکہ وہ قرآنی نسوانی کرداروں کو اپنی فکری و روحانی تربیت کا محور بنا سکیں۔ آخری اور آٹھویں تجویز یہ ہے کہ مروجہ نسوانی تحریکات کا قرآن کی روشنی میں علمی و تنقیدی جائزہ لیا جائے، ان کے مثبت و منفی پہلوؤں کو الگ کر کے قرآن کے اصولوں پر مبنی ایک متوازن اور قابل عمل نسوانی تصور دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔

*The Portrayal of Women in the Qur'an: A Research Study on Biographical
Context and Contemporary Application*



حواله جات

- ¹ Āl 'Imrān, 3:42.
- ² At-Tahrīm, 66:10.
- ³ Al-Rāzī, Fakhr al-Dīn, *Tafsīr al-Kabīr*, Beirut: Dār Ihyā' al-Turāth al-'Arabī, n.d., 3:142
- ⁴ Wadud, Amina, *Qur'an and Woman*, New York: Oxford University Press, 1999, 23
- ⁵ Al Baqarah,2:36
- ⁶ Al-Ṭabarī, Abū Ja'far, *Jāmi' al-Bayān*, Cairo: Dār al-Ma'ārif, 1954, 1:220
- ⁷ Houd,11:71
- ⁸ Al-Qurṭubī, *al-Jāmi' li-Aḥkām al-Qur'ān*, Cairo: Dār al-Kutub al-Miṣriyya, 1967, 9:23
- ⁹ Ibrahim,14:37
- ¹⁰ Al Tehrim 66:11
- ¹¹ Al-Suyūfī, Jalāl al-Dīn, *al-Durr al-Manthūr*, Beirut: Dār al-Fikr, n.d., 8:226
- ¹² Aal e Imraan,3:42
- ¹³ Al-Rāzī, Fakhr al-Dīn, *Tafsīr al-Kabīr*, Beirut: Dār Ihyā' al-Turāth al-'Arabī, n.d., 6:89
- ¹⁴ Al Namal,27:29
- ¹⁵ Al Tehrim 66:10
- ¹⁶ Al Ahzaab,33:32
- ¹⁷ Ibn Kathīr, Ismā'īl ibn 'Umar, *al-Bidāya wa al-Nihāya*, Cairo: Dār Hajar, 1997, 2:52
- ¹⁸ Al tehrim,66:12
- ¹⁹ Lahab,111:4
- ²⁰ Al Tehrim, 66:11
- ²¹ Ibn Kathīr, Ismā'īl ibn 'Umar, *Tafsīr al-Qur'ān al-'Aẓīm*, Cairo: Dār Ṭayyiba, 2002, 8:202
- ²² Rahman, Fazlur, *Major Themes of the Qur'an*, Chicago: University of Chicago Press, 1980, 73
- ²³ Al tehrim,66:10
- ²⁴ Al-Qurṭubī, Muḥammad ibn Aḥmad, *al-Jāmi' li-Aḥkām al-Qur'ān*, Cairo: Dār al-Kutub al-Miṣriyya, 1967, 18:204
- ²⁵ Wadud, Amina, *Qur'an and Woman*, New York: Oxford University Press, 1999, 45
- ²⁶ Al Namal, 27:32
- ²⁷ Rahman, Fazlur, *Major Themes of the Qur'an*, Chicago: University of Chicago Press, 1980, 81
- ²⁸ Al-Rāzī, Fakhr al-Dīn, *Tafsīr al-Kabīr*, Beirut: Dār Ihyā' al-Turāth al-'Arabī, n.d., 4:221
- ²⁹ Al nisaa 4:1
- ³⁰ Mir-Hosseini, Ziba, *Islam and Gender: The Religious Debate in Contemporary Iran*, Princeton: Princeton University Press, 1999, 58
- ³¹ Wadud, Amina, *Inside the Gender Jihad*, Oxford: Oneworld Publications, 2006, 34
- ³² Al Ahzaab 33:35
- ³³ Al nahal 16:97

³⁴ Barlas, Asma, *Believing Women in Islam*, Austin: University of Texas Press, 2002, 112

³⁵ Al Hujuraat, 49:13

³⁶ Ibn 'Āshūr, *al-Tahrīr wa al-Tanwīr*, Tunis: Dār Sahnūn, 1984, 5:209

³⁷ Wadud, Amina, *Qur'an and Woman*, Oxford: Oxford University Press, 1999, 67